اس خلاصے میں وہ معلومات شامل ہیں جو باوثوق فتاویٰ کی صورت میں تحریری طور پر موجود ہیں

یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ کرپٹو کرنسی، فاریکس اور فیوچر ٹریڈنگ کی تمام اقسام موجودہ شرعی اصولوں کے مطابق یا تو حرام ہیں یا ممنوع۔

دارالعلوم دیوبند (فتویٰ نمبر: 146744 اور 634018)

مفتی: ادارہ دارالافتا، دارالعلوم دیوبند

خلاصہ: بٹ کوائن اور دیگر ڈیجیٹل کرنسیاں نہ شرعی مال ہیں اور نہ شرعی کرنسی۔ ان میں مال کی بنیادی شرائط اور حقیقی قیمت موجود نہیں۔ ان کا لین دین جوا، دھوکہ، اور سود کی شکلوں پر مشتمل ہے۔ لہٰذا ان میں سرمایہ کاری اور خرید و فروخت شرعاً حرام ہے۔

دارالافتا ٹیکساس، امریکہ

مفتی: مولانا محمد احسن عثمانی، تصدیق: مفتی محمد توصیر میاں

خلاصہ: کرپٹو کرنسی کی کوئی حقیقی بنیاد نہیں، یہ صرف قیاسی کرنسی ہے۔ اس میں قمار (جوا)، سود، اور غرر (غیر یقینی) کی آمیزش ہے، جو شریعت کے سراسر منافی ہے۔ اس کا استعمال اور کاروبار غیر شرعی اور حرام قرار دیا گیا ہے۔

جامعہ دارالعلوم کراچی

مفتی: مفتی محمد تقی عثمانی

خلاصہ: کرپٹو کرنسی محض فرضی نمبرز ہیں، جن کی کوئی جسمانی یا حقیقی قدر موجود نہیں۔ ان میں جوا، سود اور دھوکہ دہی کے واضح اسباب پائے جاتے ہیں۔ اس لیے اس کی خرید و فروخت اور کاروبار کو واضح طور پر ناجائز و حرام قرار دیا گیا ہے۔

جامعہ دارالعلوم اسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی

مفتی: ادارہ دارالافتا، فتویٰ نمبر: 144406101332

خلاصہ: ڈیجیٹل کرنسی، خصوصاً بٹ کوائن کو شرعی کرنسی تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں نہ کوئی مالیت ہے، نہ جسمانی وجود، اور نہ ہی شرعی شرائطِ بیع موجود ہیں۔ یہ سراسر دھوکہ، سود اور جوا پر مبنی معاملہ ہے۔ لہٰذا اسے ناجائز اور غیر شرعی قرار دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر بشر حسین رحمانی (روزنامہ اسلام، پاکستان)

حوالہ: دارالعلوم دیوبند، بنوری ٹاؤن، دارالعلوم کراچی

خلاصہ: پاکستان اور ہندوستان کے جید مفتیان کرام کی واضح رائے ہے کہ کرپٹو کرنسی کا موجودہ نظام شریعت کے اصولوں کے خلاف، فریب پر مبنی، اور جوا و سود پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مسلمانوں، خصوصاً نوجوانوں کو سختی سے متنبہ کیا ہے کہ وہ کرپٹو میں سرمایہ کاری سے مکمل پرہیز کریں۔

AIMS اسلامک فنانس یوکے

حوالہ: مختلف مفتیان کرام کی آراء (تجویزی جائزہ)

خلاصہ: تحقیقی تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر و بیشتر اسلامی سکالرز کرپٹو کرنسی کو حرام قرار دیتے ہیں کیونکہ:

اس کی کوئی داخلی یا حقیقی قدر نہیں، مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ پر منحصر ہے، سود، جوا، اور غرر پر مشتمل ہے

حکومتی سرپرستی یا ضمانت نہیں ہے

اس کے نتیجے میں کرپٹو میں ٹریڈنگ کو غیر شرعی اور ناقابل قبول قرار دیا گیا ہے۔

نوٹ: اسلامی اسٹاک ایپ کا فتویٰ صرف اسٹاک اسکریننگ کے نظام پر ہے، نہ کہ کرپٹو پر، اس لیے وہ اس خلاصے سے خارج ہے۔

تمام مستند فتاویٰ اور علمی آراء کے مطابق، بٹ کوائن اور تمام کرپٹو کرنسیاں موجودہ شکل میں حقیقی مال نہیں ہیں، ان میں سود، جوا، اور غیر یقینی کاروباری حرکات پائی جاتی ہیں۔

لہٰذا: خرید و فروخت، سرمایہ کاری، معاملات فیوچر ٹریڈنگ / قیاس آرائی، فاریکس طرز یہ سب حرام یا ممنوع ہیں، اور ایک مسلمان کو ان سے مکمل اجتناب کرنا واجب ہے۔

سوچیے ایک ٹیک کمپنی نے ایک نیا اور جدید AI پر مبنی گیجٹ لانچ کیا ہے — فرض کیجیے ایک اسمارٹ ویئریبل ڈیوائس جو انسانی صحت کے ڈیٹا کو ریئل ٹائم میں مصنوعی ذہانت (AI) کے ذریعے تجزیہ کرتی ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ کمپنی ایک کرپٹو ٹوکن بھی مارکیٹ میں متعارف کرواتی ہے، جسے "پروجیکٹ ٹوکن" یا "ایکو سسٹم یوٹیلیٹی ٹوکن" کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

اب اگر آپ واقعی اس گیجٹ کی کمرشل کامیابی میں حصہ لینا چاہتے ہیں، تو منطقی اور قانونی طور پر آپ کو اس کمپنی کے ایکویٹی شیئرز خریدنے چاہییں، جس سے آپ شیئر ہولڈر بن جاتے ہیں اور کمپنی کے حقیقی منافع یا نقصان میں آپ کا تناسبی حصہ ہوتا ہے۔ اگر گیجٹ مارکیٹ میں مقبول ہو جائے، اس کی سیلز بڑھ جائیں، اور کمپنی کی ویلیو ایشن میں اضافہ ہو، تو آپ کے شیئرز کی قیمت بھی بڑھے گی۔ اور اگر ڈیوائس ناکام ہو جائے یا اس کی مانگ ختم ہو جائے، تو آپ کو براہ راست نقصان بھی ہوگا، کیونکہ آپ ایک حقیقی اقتصادی رسک میں شریک ہوتے ہیں۔

لیکن دوسری طرف، اگر آپ صرف اسی پروجیکٹ کے کرپٹو ٹوکن کو خریدتے ہیں — جو کہ بلاک چین پر لانچ کیا گیا ہوتا ہے، زیادہ تر ERC-20 یا کسی اور معیار پر — اور یہ سمجھتے ہیں کہ آپ پروجیکٹ کی کامیابی میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں، تو آپ ایک سنگین غلط فہمی کا شکار ہو رہے ہیں۔ کیونکہ کرپٹو ٹوکن آپ کو کسی قسم کی ایکویٹی، ووٹنگ رائٹس، ڈیویڈنڈ کا حق یا قانونی شرکت فراہم نہیں کرتا؛ یہ نہ سیکیورٹی ٹوکن ہوتا ہے، نہ شیئر سرٹیفکیٹ۔

اس ٹوکن کی قیمت صرف اور صرف مارکیٹ کی قیاس آرائی، لیکویڈیٹی، ہائپ سائیکل، اور قلیل مدتی ٹریڈنگ کے جذبات پر منحصر ہوتی ہے۔ آپ کا ٹوکن کسی حقیقی اثاثے سے عملی طور پر منسلک نہیں ہوتا — صرف ایک برائے نام تعلق ہوتا ہے، جسے پروجیکٹ ٹیم "انٹیگریٹڈ یوٹیلیٹی" کا لیبل دے دیتی ہے۔

اب چاہے گیجٹ کی عالمی مانگ میں زبردست اضافہ ہو جائے، اور کمپنی کی آمدنی دس گنا بڑھ جائے، اگر سرمایہ کار اس ٹوکن میں دلچسپی کھو دیں، یا بڑے ہولڈرز (whales) اسے بیچنا شروع کر دیں، تو آپ کے ٹوکن کی قیمت کریش کر جاتی ہے — چاہے گیجٹ دنیا بھر میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والی پروڈکٹ کیوں نہ بن جائے۔

لہٰذا آپ کی مالی وابستگی اس حقیقی پروجیکٹ کی اقتصادی کارکردگی سے نہیں بلکہ ایک الگ تھلگ قیاسی اثاثے کی غیر متوقع حرکات سے جڑی ہوتی ہے۔ اور یہی وہ نکتہ ہے جہاں اس قسم کی اسپاٹ ٹریڈنگ – چاہے بغیر لیوریج کے ہی کیوں نہ ہو – "میسر" (جوا) اور "غرر" (غیر یقینی نقصان) کے دائرے میں آجاتی ہے۔

کیونکہ جب آپ ایسے انسٹرومنٹ میں پیسہ لگا رہے ہوتے ہیں جو آپ کو کسی اثاثے میں حقیقی ملکیت یا شراکت نہیں دیتا، اور جس کا نفع و نقصان حقیقی پیداوار یا کاروباری نتائج پر نہیں بلکہ مارکیٹ کے جذبات اور قیاسی شراکت پر منحصر ہوتا ہے، تو درحقیقت آپ ایک ایسی جعلی سرمایہ کاری کر رہے ہوتے ہیں جس میں نہ رسک شیئرنگ موجود ہے اور نہ اثاثہ کی ملکیت – جو کہ اسلامی مالیات کے بنیادی اصولوں میں سے ہیں۔

اس مثال میں ٹوکن محض ایک علامتی شے ہے، جبکہ اصل اثاثہ – یعنی گیجٹ اور کمپنی – ایک قانونی اور ریگولیٹڈ دائرے میں کام کر رہے ہوتے ہیں، جس کا آپ حصہ نہیں ہوتے۔ اسی disconnect کی وجہ سے کرپٹو اسپاٹ ٹریڈنگ، خاص طور پر یوٹیلیٹی ٹوکنز یا جعلی پروجیکٹ کوائنز میں، دراصل ایک منظم جوا بن جاتی ہے، جسے مارکیٹنگ میں "سرمایہ کاری" کا نام دیا جاتا ہے، لیکن شریعت کے نقطۂ نظر سے یہ حقیقت میں ایک سٹے بازی پر مبنی قیاسی سرگرمی ہوتی ہے۔

اسپاٹ ٹریڈنگ – حلال یا حرام؟ ایک تحقیقی جائزہ

آج کل کرپٹو کرنسی مارکیٹ میں سب سے زیادہ زیرِ بحث طریقہ "اسپاٹ ٹریڈنگ" ہے۔ عوامی سطح پر یہ تصور عام ہو چکا ہے کہ چونکہ اسپاٹ ٹریڈنگ میں فیوچرز، مارجن یا آپشنز جیسی لیوریج شامل نہیں ہوتی، اور بندہ بظاہر اصل کوائن خریدتا ہے، اس لیے یہ طریقہ کار حلال ہے۔ لیکن جب اس دعوے کا ہم تحقیقی اور شرعی زاویے سے جائزہ لیتے ہیں تو کئی ایسے منطقی اور اصولی سوالات سامنے آتے ہیں جو اس اسپاٹ ٹریڈنگ کو بھی مشکوک یا مکمل طور پر میسر، یعنی جوا، کے زمرے میں لے آتے ہیں۔

سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ کیا جن کوائنز میں لوگ ٹریڈ کر رہے ہیں، ان کے پیچھے واقعی کوئی حقیقی اثاثے (ریل ایسیٹس) موجود ہیں؟ اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کوائن کسی پروجیکٹ کی نمائندگی کرتا ہے، اور جب آپ وہ کوائن خرید لیتے ہیں تو آپ گویا اس پروجیکٹ کے کسی حصے کے مالک بن جاتے ہیں۔ لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ کوائن خریدنے سے نہ آپ کو اس کمپنی کے

شیئرز ملتے ہیں، نہ کوئی ووٹنگ رائٹ، نہ ہی کسی قسم کا نفع یا نقصان کا حصہ۔ آپ محض ایک ڈیجیٹل ٹوکن کے مالک بنتے ہیں جس کی قیمت مارکیٹ کی قیاس آرائی اور طلب و رسد کی بنیاد پر اوپر نیچے ہوتی رہتی ہے۔ یعنی آپ اصل اثاثے میں سرمایہ کاری نہیں کر رہے، بلکہ صرف قیمت کے اتار چڑھاؤ پر شرط لگا رہے ہیں۔

اگر واقعی مقصد کسی حقیقی اثاثے میں سرمایہ کاری ہوتا، تو کوائن کی جگہ آپ کو شیئرز یا کوئی قانونی ملکیت دی جاتی، جیسا کہ اسٹاک مارکیٹ میں ہوتا ہے۔ لیکن کرپٹو کوائن کا ڈھانچہ ایسا بنایا گیا ہے کہ آپ کو کوئی حقیقی اونرشپ نہ ملے، صرف ایک ڈیجیٹل نمبر دیا جائے جس کی قیمت مارکیٹ کی چالوں پر منحصر ہو۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ کسی پیداواری اثاثے میں شریک نہیں، بلکہ صرف اس بات پر شرط لگا رہے ہیں کہ مارکیٹ کی قیمت بڑھے گی یا گرے گی — اور یہی جوا (میسر) کی بنیادی تعریف ہے۔

ایک اور اہم نکتہ یہ ہے کہ آپ کا نفع یا نقصان کس چیز سے وابستہ ہوتا ہے؟ شریعت کے مطابق تجارت تب حلال ہوتی ہے جب اس کا تعلق کسی حقیقی مال و متاع سے ہو، اور سرمایہ کار کو نفع یا نقصان اس مال کی کارکردگی یا پیداوار کی بنیاد پر ہو۔ لیکن اسپاٹ ٹریڈنگ میں ایسا کچھ نہیں ہوتا۔ یہاں آپ کا نفع و نقصان نہ کسی حقیقی بزنس سے جڑا ہوتا ہے، نہ کسی پیداوار سے — بلکہ صرف اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ کوائن کا مارکیٹ ریٹ اوپر گیا یا نیچے۔ اس قسم کی تجارتی سرگرمی کو سرمایہ کاری نہیں، بلکہ قیاس آرائی یعنی سٹے بازی کہا جا سکتا ہے۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اسپاٹ ٹریڈنگ کرنے والے افراد کا اصل مقصد کیا ہوتا ہے؟ بیشتر افراد صرف اس نیت سے کوائن خریدتے ہیں کہ اسے سستا لے کر مہنگا بیچا جا سکے اور فوری نفع حاصل کیا جا سکے۔ ان کا مقصد نہ تو کسی پروجیکٹ کے مشن میں شرکت کرنا ہوتا ہے، نہ ہی کسی ٹیکنالوجی کی مدد، اور نہ ہی اس کوائن کو کسی حقیقی استعمال کے لیے رکھنا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ عمل بھی درحقیقت قلیل مدتی قیاس آرائی اور مالی فائدے کے لیے جوا ہی کی ایک نرم شکل ہے، جسے "سرمایہ کاری" کا لیبل دے کر پیش کیا جاتا ہے۔

علما کی رائے اس معاملے میں واضح ہے۔ مفتی تقی عثمانی اور دیگر جید علمائے کرام کے مطابق اگر کوئی مالیاتی لین دین غرر (غیر یقینی)، میسر (جوا) یا ربا (سود) پر مبنی ہو تو وہ حرام ہے — چاہے وہ کسی بھی جدید شکل میں ہو۔ اگر کرپٹو کوائن کسی حقیقی اثاثے سے

جڑا ہوا نہیں، کسی قسم کی ملکیت یا کاروباری حصہ داری نہیں دیتا، اور نفع و نقصان صرف قیمت کی قیاس آرائی پر ہے، تو اسے شرعی لحاظ سے سرمایہ کاری نہیں کہا جا سکتا۔

نتیجتاً، اسپاٹ ٹریڈنگ صرف اسی صورت میں حلال ہو سکتی ہے جب: کوائن کسی حقیقی اور پیداواری منصوبے سے منسلک ہو؛ آپ کو اس میں حقیقی اونرشپ حاصل ہو؛ آپ اس کوائن کو کسی اصل استعمال کے لیے رکھیں، صرف بیچنے کے لیے نہیں؛ اور یہ تمام عمل قیاس، ہائپ اور اسپیکولیٹیونیت سے پاک ہو۔ ورنہ حقیقت میں اسپاٹ ٹریڈنگ بھی فیوچرز کی طرح جوا ہی ہے — فرق صرف اتنا ہے کہ اسے بہتر پیکیجنگ کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

کرپٹو منصوبوں کے اندر عموماً جو اثاثے یا ڈھانچے (انفراسٹرکچر) استعمال ہوتے ہیں، ان میں سب سے پہلے آتی ہے سافٹ ویئر تیاری کی لاگت۔ یعنی بلاک چین کوڈنگ، اسمارٹ معاہدے، اور بٹوہ انضمام جیسے تکنیکی کام، جن پر تیار کرنے والوں کی ٹیمیں مہینوں کام کرتی ہیں۔ دوسرا بڑا حصہ ہوتا ہے تشہیر اور نام بنانے کا عمل، جس میں سماجی میڈیا مہمات، اثر انداز افراد، اور معاوضہ شدہ تشہیر شامل ہوتی ہے تاکہ سکہ کے لیے منڈی میں جوش و خروش پیدا کیا جا سکے۔

تیسرا اہم جزو ہوتا ہے منصوبے کی ٹیم کا تنخواہوں کا ڈھانچہ، یعنی وہ افراد جو اس منصوبے کو چلا رہے ہوتے ہیں، ان کی تنخواہیں بھی زیادہ تر ابتدائی سکے کی فروخت سے ادا کی جاتی ہیں۔ چوتھی قسم آتی ہے قانونی ترتیب اور ضوابط کی پابندی کی، اگرچہ اکثر کرپٹو منصوبے کسی باقاعدہ قانونی دائرہ اختیار میں اندراج شدہ ہی نہیں ہوتے۔

کچھ جدید منصوبوں میں مصنوعی ذہانت کے نمونے، معلوماتی مرکز (ڈیٹا سرورز)، بادل پر مبنی پروگرام رابطہ ذرائع، کھیلوں کے انجن، غیر مبدل نشانی پلیٹ فارم، یا مکمل بلاک چین نیٹ ورکس بھی تیار کیے جا رہے ہوتے ہیں جو حقیقی تکنیکی وسائل استعمال کرتے ہیں۔

لیکن ان تمام پہلوؤں کے باوجود، جب آپ ان کا سکہ خریدتے ہیں تو:

نہ آپ کو ان معلوماتی مراکز، کوڈز یا کاروباری نمونوں کا کوئی حصہ ملتا ہے، نہ ہی آپ ان میں کسی قسم کی ملکیت اپنے نام اندراج کرواتے ہیں۔

اس کے علاوہ، کچھ منصوبوں کے پیچھے غیر مرکزیت یافتہ خودکار تنظیم (ڈی سینٹرلائزڈ آٹونومس آرگنائزیشن) کا نام دیا جاتا ہے، جس میں انتظامی نظام موجود ہوتا ہے — لیکن وہ بھی سکہ پر مبنی رائے دہی پر مشتمل ہوتا ہے، جس کے پاس زیادہ سکے ہوں، اس کی رائے کا وزن زیادہ ہوتا ہے۔ تاہم، اس نظام میں نہ تو کوئی حقیقی حصہ دارانہ حقوق دیے جاتے ہیں اور نہ ہی کسی قسم کی قانونی ذمہ داری تسلیم کی جاتی ہے۔

لہٰذا تکنیکی اعتبار سے دیکھا جائے تو بلاشبہ منصوبوں کے اندر کچھ نہ کچھ قابلِ لمس اثاثے ضرور موجود ہوتے ہیں، لیکن سکے رکھنے والوں کا ان میں سے کسی پر بھی اصلی یا شرعی ملکیت کا کوئی حق نہیں ہوتا۔ وہ صرف سکے کی منڈی میں قیمت کے اتار چڑھاؤ کے مطابق منافع یا نقصان میں شریک ہوتے ہیں۔ درحقیقت، ان کا منصوبے کے بنیادی ڈھانچے سے تعلق صرف نام و نمود یا تشہیر کی حد تک ہوتا ہے — نہ کہ کسی حقیقی کاروباری شرکت یا ملکیتی حیثیت کے طور پر۔

بہت سے علماء نے اپنے فتاویٰ میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ اگر کسی کرپٹو سکہ یا منصوبے میں شرعی ملکیت، حقیقی قیمت، اور اصل اثاثے سے حقیقی تعلق موجود ہو، تو ممکن ہے کہ وہ ایک جائز اور شرعاً قابلِ قبول سرمایہ کاری بن سکے — لیکن جب ہم ان شرائط کا اصل کرپٹو صنعت کے مطابق تجزیہ کرتے ہیں، تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ شرائط نہ صرف مکمل طور پر غیر موجود ہوتی ہیں، بلکہ کرپٹو نظام کے خاکے میں ساختی طور پر موجود ہی نہیں ہوتیں۔

مثال کے طور پر، شرعی ملکیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے پاس کسی مال کا اصل اختیار ہو، جیسے کسی فیکٹری کا حصہ، زرعی زمین کا کوئی حصہ، یا کسی کمپنی کا حصص سرٹیفکیٹ — جبکہ کرپٹو سکے، چاہے وہ ایتھیریئم ہو، کارڈانو ہو، یا کسی مصنوعی ذہانت پر مبنی منصوبے کا نظامی سکہ ہو، آپ کو کسی بھی حقیقی دنیا کے پیداواری اثاثے کا قانونی یا جسمانی حصہ نہیں دیتے۔ آپ صرف ایک رقمی کوڈ کے حامل ہوتے ہیں جس کی قیمت صرف اس بات پر منحصر ہوتی ہے کہ لوگ اسے خرید رہے ہیں یا بیچ رہے ہیں۔

مثال کے طور پر، اگر کوئی منصوبہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ہمارا سکہ ایک سبز توانائی کے بجلی گھر سے منسلک ہے، اور آپ اس سکے کو منڈی سے خرید لیتے ہیں — تو کیا آپ کو اس بجلی گھر کے آلات، بجلی کی اکائیوں، یا آمدنی کا کوئی حصہ ملتا ہے؟ جواب ہے: نہیں۔ آپ صرف منڈی میں درج ایک قیاسی سکہ رکھتے ہیں، جس کی قیمت صرف منڈی کی طلب پر چل رہی ہے — نہ آپ کو اس بجلی گھر کے معاہدوں میں رائے دہی کا حق حاصل ہوتا ہے، نہ نفع میں شرکت، نہ اثاثے کی فروخت پر کوئی حصہ۔

اسی طرح، حقیقی قیمت کی شرعی پہچان یہ ہوتی ہے کہ اثاثہ کسی پیداواری عمل سے واقعی دولت پیدا کر رہا ہو — لیکن بہت سے کرپٹو منصوبے (جیسے مزاحیہ سکے، تشہیری بنیاد پر چلنے والے سکے یا پیشگی فروخت والے نئے سکے) صرف کہانی اور تشہیر کے ذریعے مصنوعی طور پر طلب پیدا کرتے ہیں؛ ان کا کاروباری نمونہ حقیقی دنیا کی پیداوار سے منسلک نہیں ہوتا۔ اگر کوئی سکہ دس گنا بڑھ بھی جائے تو یہ صرف منڈی کی جنونیت ہوتی ہے — کسی اصل آمدنی کا عکس نہیں۔

تیسری شرط، جو کہ مشترکہ خطرہ برداشت کرنا ہے — یہ اسلامی مالیات کا بنیادی اصول ہے، جس میں سرمایہ کار اور منصوبہ دونوں مل کر نقصان اور نفع برداشت کرتے ہیں — لیکن کرپٹو میں آپ صرف سکے کی قیاسی اتار چڑھاؤ میں شریک ہوتے ہیں، نہ کہ منصوبے کی اصل آمدنی کے ذرائع میں۔ اگر منصوبہ ناکام ہو جائے لیکن سکہ چلتا رہے، تو آپ کو فائدہ ہو جاتا ہے؛ اور اگر منصوبہ کامیاب ہو لیکن لوگ سکہ بیچنا شروع کر دیں تو آپ کا سکہ منہ کے بل گر جاتا ہے — یہ مشترکہ خطرہ نہیں، یہ صرف منڈی کی نفسیات پر شرط لگانا ہے۔

اب جب یہ تینوں شرائط — ملکیت، قیمت، اور مشترکہ خطرہ — کرپٹو کی اسپاٹ خرید و فروخت میں موجود ہی نہیں، تو پھر کرپٹو اسپاٹ کو بھی "حلال" کہنا صرف ایک نظریاتی شق بن جاتا ہے جو عملی حقیقت میں موجود نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کرپٹو کا کاروبار کرنے والے لوگ عملی طور پر انہی اصولوں پر عمل کر رہے ہوتے ہیں جو جوا، غیر یقینی معاملات، اور قیاسی سٹے بازی کے دائرے میں آتے ہیں، چاہے وہ قرض لے کر کاروبار کریں یا نہ کریں۔ آج کل کی اسپاٹ خرید و فروخت بھی دراصل "سستا خریدو، مہنگا بیچو" والی قیاسی تجارت ہے، جس میں کسی پیداواری اثاثے میں شرکت کا کوئی شرعی مطلب نہیں بنتا۔

اس کے برعکس، اگر کوئی حقیقی منصوبہ یا اثاثہ، جیسے کہ ایک حلال دودھ کی ڈیری فارم، کوئی تکنیکی کمپنی، یا کوئی شرعی اصولوں پر مبنی جائیداد کا سرمایہ کاری ادارہ (اسلامی ماڈل)، عوامی طور پر فہرست میں ہو جہاں آپ حصص خریدتے ہیں، آپ کو منافع ملتا ہے، رائے دہی کا حق حاصل ہوتا ہے، اور کاروبار کے نتیجے میں آپ کو نقصان یا فائدہ ہوتا ہے — تو یہ واقعی شرعی اصولوں کے مطابق سرمایہ کاری کے دائرے میں آتا ہے۔

لیکن اگر اسی ڈیری فارم نے ایک سکہ جاری کر دیا جسے تشہیر میں "سرمایہ کاری کا سکہ" کہا جا رہا ہے، لیکن اس سے آپ کو نہ دودھ مل رہا ہے، نہ زمین کا کوئی حصہ، نہ کاروبار کا منافع – تو یہ صرف قیمت پر لگائی گئی ایک شرط ہے،جو شرعی نقطۂ نظر سے ایک جعلی سرمایہ کاری اور جوا دونوں ہے۔

اور اس میں مکمل طور پر دھوکہ دہی بھی شامل ہوتی ہے، جہاں لوگ جان بوجھ کر ایک دوسرے کو فریب دیتے ہیں اور خود بھی دھوکہ کھاتے ہیں – جو کہ شریعت کے دائرے میں کسی صورت بھی جائز نہیں۔ اسلام میں نہ صرف حرام کمائی ممنوع ہے بلکہ دھوکہ دہی، غلط بیانی اور حقیقت کو چھپا کر لین دین کرنا بھی شدید گناہ شمار ہوتا ہے۔

اسی لیے نتیجہ یہ ہے کہ علماء نے جو شرائط کرپٹو کے جائز ہونے کے لیے بیان کی ہیں – وہ کرپٹو کے بنیادی ڈھانچے میں موجود ہی نہیں۔ اور یہ شرائط وہیں ختم ہو جاتی ہیں جہاں سے کرپٹو نظام شروع ہوتا ہے۔ اس لیے کرپٹو کا اصل نظام شرعاً قابلِ قبول نہیں، اور اگر کسی منصوبے کے پیچھے کوئی حقیقی اثاثہ موجود بھی ہو، تو آپ کا شرعی اور عملی طور پر اس اثاثے میں سرمایہ کاری کرنے کا سیدھا طریقہ یہی ہے کہ آپ اس اثاثے کے حصص، ملکیتی سرٹیفکیٹ یا اسلامی مالیاتی اصولوں کے مطابق جاری کردہ صکوک کے ذریعے شرکت حاصل کریں – نہ کہ ایک قیاسی سکے کے ذریعے غیر واضح، بالواسطہ اور مصنوعی شرکت لے کر خود کو "سرمایہ کار" سمجھا جائے، جبکہ حقیقت میں آپ صرف ایک تجارتی سکرین پر کلک کر کے ڈیجیٹل جوا کھیل رہے ہوتے ہیں۔

سوال نمبر: 634018

ؤان: ڈیجیٹل کرنسیوں کی خرید وفروخت اور فاریکس ٹریڈنگ کا حکم

ال: کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ Airtm نامی ویب سائٹ پر کام کرنا کیسا ہے؟ یہ ایک ویب سائٹ ہے جس پر کرنسی ایکسچینج کا کام کیا جاتا ہے۔ اس ویب ئٹ پر جب آپ کو کسی دوسری کرنسی کے بدلے رقم موصول ہوتی ہے تو وہ USDC میں ہوتی ہے، جو کہ ایک ڈیجیٹل کرنسی ہے اور جس کی قیمت ڈالر کے برابر ہوتی ہے۔

جواب نمبر: 634018

م اللہ الرحمن الرحیم

Fatwa: 6588-1180/N=11/144

ایس ڈی سی یا بٹ کوئن وغیرہ ڈیجیٹل کرنسیاں محض فرضی ہیں، حقیقی کرنسی یا ان کے قائم مقام ہرگز نہیں؛ کیوں کہ ان میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف وشرائط دور دور تک نہیں ہیں، نیز یہ فرضی نسیاں؛ برتنے والی اشیا یا سامان کی بھی حیثیت نہیں رکھتیں، پس کسی ڈیجیٹل کرنسی کی خرید وفروخت یا اس میں سرمایہ کاری؛ محض فرضی وظاہری عنوان ہے، اور در حقیقت سود اور جوے کا معاملہ ہے، اور ریکس ٹریڈنگ بھی درست نہیں اگرچہ حقیقی کرنسیوں میں ہو؛ کیوں کہ یہ کاروبار بھی محض فرضی ہوتا ہے، یا کم از کم اس میں خرید وفروخت کی شرعی شرائط مفقود ہوتی ہیں۔

اصہ یہ کہ ایئرٹم نامی کسی ویب سائٹ سے جڑکر فاریکس ٹریڈنگ کرنا یا ڈیجیٹل کرنسیوں کی خرید وفروخت یا ان میں سرمایہ کاری کرنا شرعاً درست نہیں، مسلمانوں کو اس قسم کی چیزوں سے دور رہنا ہیے؛ تاکہ ناجائز آمدنی اور اس کے برے اثرات سے تحفظ ہو۔

ل اللہ تعالی: (وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا) (سورة البقرة، رقم الآية: 275).

ال تعالی أيضاً: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ) (المائدة، رقم الآية: 90).

ن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال: "لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربوا ومؤکلہ وکاتبہ وشاہدیہ، وقال: ہم سواء". (الصحیح لمسلم، کتاب البیوع، باب الربا: 2/27، ط: المکتبة الأشرفیة وبند).

ل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "إن اللہ حرم علی أمتي الخمر والمیسر". (المسند للإمام أحمد رحمہ اللہ: 2/351، رقم الحدیث: 6511).

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ) أي بالحرام، یعنی بالربا، والقمار، والغصب والسرقة. (معالم التنزیل: 2/50).

ل مخاطرة یعلق تمییز مستحق الغنم والملزم بالغرم من جمیع المشارکین فیہا علی أمر تخفی عاقبتہ، ولو قیل: بأنہ تحکیم الغرر في تمییز الغارم من مستحق الفوز والظفر لکان عین الحقیقة، والصورة التقریبیة لہ إن حصل کذا مما لم عاقبتہ، . . . .، وعلیہ فہو شامل لکل مخاطرة یعلق خروج کل داخل فیہا غانما أو غارما علی أمر احتمالي، وإن شئت فقل: کل مراہنة یکون کل داخل فیہا علی رأن یغنم أو یغرم. (القمار حقیقتہ وأحکامہ للدکتور سلیمان بن أحمد الملحم، ص: 74-75).

ن القمار من القمر الذي یزداد تارةً وینقص أخری، وسمی القمار قماراً؛ لأن کل واحد من المقامرین ممن یجوز أن یذہب مالہ إلی صاحبہ، ویجوز أن یستفید مال صاحبہ، وہو حرامٌ بالنص. (رد المحتار، کتاب الحظر لإباحة، باب الاستبراء، فصل في البیع: 9/577-578، ط: مکتبة زکریا دیوبند: 22/82، ت: الدکتور حسام الدین بن محمد صالح فرفور، ط: دمشق نقلاً عن الزیلعي في التبیین).

للہ تعالیٰ اعلم

رالافتاء،

رالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند انڈیا

English اردو لاگ ان / سائن اپ

دارالعلوم دیوبند

فہرست عناوین ہمارے بارے میں سوال پوچھیں رابطہ کریں

متفرقات › › حلال وحرام

سوال نمبر: 146744

وان: بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی کا حکم؟

ال: آپ نے بٹ کوئن (bitcoin) کے بارے میں سنا ہوگا، یہ ڈیجیٹل کرنسی ہے اس کی قیمت سونے کی طرح اوپر نیچے ہوتی ہے، پانچ سال پہلے اس کی قیمت صرف پانچ ڈالر تھی اور اب ،،۷/ ڈالر ہے۔ اس کے بعد اور بہت ساری ڈیجیٹل کرنسیوں نے مارکیٹ میں جنم لیا جیسے اِتھیریوم (ETHEREUM)، داش (DASH) اور ایسی بیش بہا کرنسیاں وجود میں آئیں، یہ ساری کرنسیاں ٹ کوئن (bitcoin) کے عوض خریدی جاتی ہیں اور اوپر نیچے منافع کم کرکے بیچ دیئے جاتے ہیں۔ کچھ مشہور ویب سائٹس جہاں بٹ کوئن کے بارے میں آپ پڑھ سکتے ہیں وہ ویب سائٹ https://blockchain.info/\nhttps://www.coinbase.co جہاں بٹ کوئن کے عوض باقی کوئن کی خرید وفروخت ہوتی ہے وہ بھی کافی ہیں، کچھ مثال کے طور پر درج ذیل ہیں: https://poloniex.com/exchange\nhttps://btc-e.com ۔ اسی سے متعلق میرے دو سوالات ہیں: (۱) کیا میں اپنی کچھ رقم ٹ کوئن کی صورت میں محفوظ کرسکتا ہوں جیسے کہ لوگ سونا یا مال وزر کی صورت میں محفوظ رکھتے ہیں یا زمین جائداد کی صورت میں، کیونکہ یہ بٹ کوئن کی اپنی قیمت بڑھا رہا ہے، پانچ سال پہلے ۵۰۰/ پاکستانی پئے کا تھا اور آج ۷۰/ ہزار روپئے کا ہے۔ (۲) کیا اس بٹ کوئن کے عوض میں تجارت کرسکتا ہوں؟ مجھے علم ہے کہ فیروکس (forex) تو حرام ہے، شاید کچھ صورتیں اُس میں حلال ہوں مگر ں شک کی بنیاد پر فیروکس (forex) نہیں کرتا، مگر کیا اس بٹ کوئن کی تجارت بھی حرام ہے جب میرا مقصد بٹ کوئن کے عوض کوئی کوئن خرید کر اس کو اپنے پاس رکھنا ہے اور جب اس کی قیمت ھ جائے تو واپس بیچ کر بٹ کوئن کی صورت میں منافع کمالینا ہے۔ میں نے ایکسچینج کے معاملے میں فتویٰ پڑھا ہے اور پوچھا بھی ہے کہ ڈالر اور پاؤنڈ یورو کے بارے میں، میں لوگوں سے سستا لے کر گے مہنگا بیچتا ہوں، اُن علماء نے کہا کہ ایکسچینج جائز ہے۔ برائے مہربانی میرے بٹ کوئن کے معاملے میں رہنمائی فرمائیں، میں اپنی اضافی رقم بٹ کوئن کی صورت میں سنبھالنا چاہتا ہوں، کیونکہ یہ بھی زر رزمین کی طرح اپنی مالیت کو بڑھاتا ہے اور منافع کا سبب بنتا ہے۔

جواب نمبر: 146744

م اللہ الرحمن الرحیم

8/1438/N=238-881Fatwa:

۱، ۲): آج کل دنیا میں جو مختلف کرنسیاں رائج ہیں، وہ فی نفسہ مال نہیں ہیں، وہ محض کاغذ کا ٹکڑا ہیں، ان میں جو مالیت یا عرفی ثمنیت پائی جاتی ہے، وہ دو وجہ سے ہے؛ ایک تو اس وجہ سے کہ ان کے پے ملک کی اقتصادی چیزیں ہوتی ہیں؛ اسی لیے ملک کی اقتصادی ترقی اور انحطاط کا کرنسی کی ویلیو پر اثر پڑتا ہے، یعنی: اقتصادہی کی وجہ سے ملک کی کرنسی کی ویلیو گھٹتی بڑھتی ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ہر ت عوام کے لیے اپنی کرنسی کا ضامن وذمہ دار ہوتا ہے؛ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی ملک اپنی کوئی کرنسی بند کرتا ہے تو کرنسی محض کاغذ کا نوٹ بن کر رہ جاتی ہے اور اس کی کوئی ویلیو یا حیثیت باقی نہیں تی۔ اب سوال یہ ہے کہ ڈیجیٹل کرنسی کے پیچھے کیا چیز ہے. جس کی وجہ سے اس کی ویلیو متعین ہوتی ہے اور اس کی ترقی اور انحطاط سے کرنسی کی ویلیو گھٹتی بڑھتی ہے؟ اسی طرح اس کرنسی کا ضامن وذمہ دار ن ہے؟ نیز کرنسی کی پشت پر جو چیز پائی جاتی ہے، کیا واقعی طور پر اس پر کرنسی کے ضامن کا کنٹرول ہوتا ہے یا یہ محض فرضی اور اعتباری چیز ہے؟

بجیٹل کرنسی کے متعلق مختلف تحریرات پڑھی گئیں اور اس کے متعلق غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ڈیجیٹل کرنسی محض ایک فرضی چیز ہے اور اس کا عنوان ہاتھی کے دانت کی طرح محض دکھانے کی چیز ہے ر حقیقت میں یہ فاریکس ٹریڈنگ وغیرہ کی طرح نیٹ پر جاری سٹے بازی اور سودی کاروبار کی شکل ہے، اس میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ نہیں پائی جاتی اور نہ ہی اس کے کاروبار میں بیع کے جواز کی رعی شرطیں پائی جاتی ہیں۔

ں خلاصہ یہ کہ بٹ کوئن یا کوئی اور ڈیجیٹل کرنسی، محض فرضی کرنسی ہے، حقیقی اور واقعی کرنسی نہیں ہے، نیز کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی میں واقعی کرنسی کی بنیادیں صفات نہیں پائی جاتیں، نیز ڈیجیٹل کرنسی
ے کاروبار میں سٹہ بازی اور سودی کاروبار کا پہلو معلوم ہوتا ہے؛اس لیے بٹ کوئن یا کسی اور ڈیجیٹل کرنسی کی خریداری کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی کی تجارت بھی فاریکس
یڈنگ کی طرح ناجائز ہے؛ لہذا اس کاروبار سے پرہیز کیا جائے۔

ں اللہ تعالی: وأحل اللہ البیع وحرم الربا الآیة (البقرۃ: ۲۷۵)، یٰأیھا الذین آمنوا إنما الخمر والمیسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (المائدۃ، ۹۰)، وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم: إن اللہ حرم علی أمتي الخمر والمیسر (المسند للإمام أحمد، ۲: ۳۵۱، رقم الحدیث: ۶۵۱۱)، ﴿وَلَا تَأْكُلُوْٓا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾أي بالحرام، یعني بالربا، والقمار، والغصب والسرقۃ (معالم التنزیل ۲: ۵۰)،
ن القمار من القمر الذي یزداد تارۃً و ینقص أخریٰ۔ وسمی القمار قمارًا؛لأن کل واحد من المقامرین ممن یجوز أن یذھب مالہ إلی صاحبہ، ویجوز أن یستفید مال صاحبہ، وھو حرام بالنص (رد المحتار، کتاب الحظر
لإباحۃ، باب الاستبراء، فصل في البیع، ۹: ۵۷۷، ط: مکتبۃ زکریا دیوبند)۔

للہ تعالیٰ اعلم

رالافتاء،

رالعلوم دیوبند

IslamicStock app's screening method got certified by Darul Uloom Deoband, confirming its authenticity.

Aftab Alam | December 28, 2023 | 2126


Alhamdulillah
IslamicStock
CONGRATULATIONS
to the team on achieving remarkable success!
We're thrilled to announce that the IslamicStock app's screening method got certified by Darul Uloom Deoband, confirming its authenticity.
. . .

IslamicStock

File: 1445 Email Urdu-Print | UTX
SN: 218 Date: 15-November-2023 | HAQ

مراسلہ شعبۂ انٹرنیٹ وآن لائن فتوی برائے

Darul Ifta, Darul Uloom Deoband

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند الہند

مرسل: عابد احمد، وارانسی، یوپی	623575

تاریخ مستفتی: November 14, 2023 6:39 PM تاریخ روانگی: 30/04/1445 مراسلہ ای میل: [illegible]

کاروائی	دارالافتاء وشعبہ انٹرنیٹ! حسب ضابطہ کاروائی کریں	کاروائی دارالافتاء: تاریخ وصولیابی: [illegible] دستخط:	کاروائی شعبہ انٹرنیٹ:
دفتر اہتمام:	دستخط: [illegible] تاریخ: [illegible]	اندراج کنندہ: [illegible] شاکین کنندہ: [illegible]	ترسیل جواب: ٹیکسٹ|اپلوڈنگ| PDF تاریخ ودستخط:

استفتاء نمبر: [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ دین وشرحِ متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ IslamicStock-Screener India (اسلامک اسٹاک اسکینر انڈیا) نامی ایک ایپلی کیشن ہے، جو کہ شیئر مارکیٹ میں رجسٹرڈ سارے کمپنی کے متعلق یہ نشاندہی کرتا ہے کہ کس کمپنی کے شیئر شریعت کے روسے خریدنا جائز ہے اور کس کے نہیں۔

اور اس ایپلی کیشن کا کمپنی کو جانچنے اور پرکھنے کی بنیاد دارالعلوم دیوبند کے فتاویٰ جات اور جامعہ دارالعلوم کراچی پاکستان سے بتاریخ 8 صفر المظفر 1429 ھجری میں صادر ہونے والا فتویٰ نمبر 2/1029 ہے، جس پر بطورِ مفتی "مفتی تقی عثمانی صاحب" اور بطورِ نائب مفتی "مفتی محمود اشرف صاحب، مفتی عبد المنان صاحب، اور مفتی عبد الرؤف صاحب" کے دستخط و مہر ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے فتاویٰ جات اور دارالعلوم کراچی پاکستان کے فتویٰ کی نقل کاپی بشکل پی ڈی ایف اس استفتاء سے منسلک کر دیا گیا ہے۔

وہ اصول جس کی بنیاد پر یہ ایپلی کیشن کسی بھی کمپنی کو شریعہ یا غیر شریعہ قرار دیتا ہے مندرجہ ذیل ہیں:

1. کمپنی کا اصل اور بنیادی کاروبار حلال و مباح ہونا چاہیے، کمپنی بنیادی طور پر کسی بھی حرام کام میں ملوث نہ ہو۔ (جامعہ دارالعلوم کراچی پاکستان فتویٰ نمبر 2/1029)
2. کمپنی اگر جزوی طور پر کسی طرح کے غیر شرعی کام میں ضمناً ملوث ہو، تو کُل آمدنی کے تناسب میں ضمنی غیر شرعی آمدنی 5 فیصد سے کم ہونا چاہیے۔ (جیسا کہ اس شرط کی پابندی آج کل کے اسلامی مالیاتی ادارے میں کروائی جارہی ہے) (جامعہ دارالعلوم کراچی پاکستان فتویٰ نمبر 2/1029)

أما إذا كانت الشركة نشاطها التجاري حلالاً، ولكنها......... وقد تقترض منها قروضاً ربوية،.................. وقدره أكثر المجيزين أن يكون......... العائد الناتج منها أقل من خمسة في مائة من مجموع إيراداتها (فقه البیوع جلد 1، ص 382) المعايير الشرعية ص 569، تحت عنوان: الأوراق المالية (الأسهم والسندات)

3. کمپنی کے پاس کل اثاثے کے تناسب میں سودی قرضہ 33 فیصد سے کم ہونا چاہیے۔ (جامعہ دارالعلوم کراچی پاکستان فتویٰ نمبر 2/1029) (دارالافتاء دارالعلوم دیوبند فتویٰ نمبر 621461/1549)
4. کمپنی کے پاس کل اثاثوں کے تناسب میں جامد و منجمد اثاثے کم سے کم 20 فیصد ہونا چاہیے۔

دارالعلوم دیوبند کے فتاویٰ اور اکابر کے فتاویٰ میں یہ بات موجود ہے کہ کسی بھی کمپنی کے شیئر خریدنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کمپنی کے کچھ معتد بہ جامد و منجمد اثاثے وجود میں آچکے ہوں،

مفتی تقی عثمانی صاحب نے عوام کی سہولت کے لیے کچھ معتد بہ جامد و منجمد اثاثے کے متعلق کہا ہے کہ وہ کم سے کم 20 فیصد ہونا چاہیے، تاکہ وہ معتد بہ جامد اثاثہ ہو جائے، (جامعہ دارالعلوم کراچی پاکستان فتویٰ نمبر 2/1029)

5 خالص سیال اثاثہ کمپنی کے شیئر کے بازار کی قیمت سے کم ہونا چاہیے،

یعنی کمپنی کے شیئر کے بازار کی قیمت(market cap)جو کہ ثمن ہوتا ہے یہ زیادہ ہونا چاہیے، کمپنی کے خالص سیال اثاثہ(net liquid assets)سے،جو کہ نقد ہوتا ہے اور مبیع بنتا ہے،(جامعہ دارالعلوم کراچی پاکستان فتویٰ نمبر 2/1029)

إذا بیع نقد مع غیره من جنسه لابد من أن یزید الثمن علی النقد المضموم إلیه(رد المحتار جلد 7،باب الصرف،ص 524)

إذا باع الرجل من آخر حلي ذهب فیه لؤلؤ وجوهر بدنانیر و قبض المشتري الحلي.........وأما إذا کانت الدنانیر التي هي ثمن أکثر من ذهب الحلي فإنه یجوز البیع(فتاویٰ ہندیہ جلد 3،کتاب الصرف،ص 221)

ان شرعی شرائط کو دیکھنے کے لیے یہ ایپلیکیشن کمپنی کے سالانہ رپورٹ کو بنیاد بناتا ہے،کیوں کہ سالانہ رپورٹ میں کمپنی کے ہر ایک چیز کا حساب بالتفصیل موجود ہوتا ہے،اور کمپنی کے سہ ماہی رپورٹ میں ساری چیزیں بالتفصیل نہیں ہوتی ہے، جس کی وجہ سے سہ ماہی رپورٹ کی بناء پر مذکورہ بالا شرائط پر کمپنی کو جانچنا ناممکن ہے۔

جو کمپنی ان شرائط کے مطابق ہوتی ہے،یہ ایپلیکیشن اس کمپنی کو شریعہ بتاتا ہے،یعنی اس کمپنی کے شیئر شریعت کے رو سے خریدنا جائز ہے۔

6 یہ ایپلیکیشن جزوی طور پر کسی بھی طرح سے(خواہ بذریعہ dividend ہو، یا بذریعہ capital gain)حاصل ہونے والی غیر شرعی آمدنی کو بلانیتِ ثواب صدقہ کرنے کو ضروری قرار دیتا ہے۔

(جامعہ دارالعلوم کراچی پاکستان فتویٰ نمبر 2/1029)

ودخل هذا الکسب المحرم في أرباح الشرکة، فإنه یجب علیه أن یتخلص من هذا الکسب المحرم بالتصدق(فقہ البیوع جلد 1،ص 382)

7 یہ ایپلیکیشن غیر شرعی کام کے خلاف(A.G.M (annual general meeting میں آواز اٹھانے کو ضروری قرار دیتا ہے۔

(جامعہ دارالعلوم کراچی پاکستان فتویٰ نمبر 2/1029)

إنّ حامل السهم یجب علیه أن یرفع صوته في الجمعیة العمومیة ضد الإقراض أو الاقتراض الربوي(فقہ البیوع جلد 1،ص 382)

8 یہ ایپلیکیشن شیئر پر قبضہ سے پہلے شیئر کے خرید و فروخت کو ناجائز سمجھتا ہے۔

(جامعہ دارالعلوم کراچی پاکستان فتویٰ نمبر 2/1029)

9 یہ ایپلیکیشن future trading, option trading, forex trading,(فیوچر ٹریڈنگ، آپشن ٹریڈنگ، فاریکس ٹریڈنگ)(جس میں صرف ڈیفرنس برابر کیا جاتا ہے،اور سٹہ ہے)کو دارالعلوم دیوبند کے فتاوٰی کی بناء پر ناجائز سمجھتا ہے۔

(10)یہ ایپلیکیشن شیئرز میں سرمایہ کاری پر اور اس کے منافع پر بوقتِ ادائے زکات دارالعلوم دیوبند کے فتاویٰ کی بناء پر زکات کو ضروری سمجھتا ہے،اگر وہ مال مالِ نصاب کو پہنچا ہو،اور اس پر ایپلیکیشن سے منسلک عوام کو متنبہ بھی کرتا ہے،

یہ ایپلیکیشن صرف ایکوٹی میں شیئر مارکیٹ میں مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ سرمایہ کاری کو مباح و جائز سمجھتا ہے۔

ہر کمپنی کے متعلق یہ معلوم کرنا کہ جزوی طور پر حرام کام میں ملوث ہے یا نہیں،اگر ہے تو اس سے آمدنی 5 فیصد سے کم ہے کہ نہیں۔ کمپنی پر سودی قرضہ 33 فیصد سے کم ہو، کمپنی کا جامد اثاثہ 20 فیصد سے زائد ہو، کمپنی کا خالص سیال اثاثہ کم ہو شیئر کے بازار کی قیمت سے،ہر ایک انسان کا انفرادی طور پر ان باتوں پر ہر کمپنی کے متعلق مطلع ہونا مشکل ہے۔

اب حل طلب مسئلہ یہ ہے کہ:

کیا ہم IslamicStock-Screener India(اسلامک اسٹاک اسکریزانڈیا)ایپلیکیشن پر شیئر مارکیٹ میں کس بھی کمپنی کے شیئر کے خرید و فروخت کے اعتبار سے اعتماد کر سکتے ہیں؟؟جو کہ مذکورہ بالا تمام شرائط کی الحمدللہ مکمل رعایت کرتا ہے۔

IslamicStock

Page: 3

کیایہ ایپلیکیشن شریعت کے روسے صحیح کام کر رہاہے؟؟؟ اور کیامذکورہ بالا تمام شرائط کے لحاظ سے شیئرمارکیٹ مٰیں کام کرنا صحیح ہے؟؟
برائے مہربانی مفصل ومدلل جواب مرحمت فرمائیں۔

جواب نمبر: ۴۵۶۵/ز/س، ۱۴۴۵ھ | تاریخ: | کتاب/باب:

عنوان:

بیوع | شیئرزمارکیٹ سے متعلق ایک ایپلیکشن کا حکم | (۶۲۳۵۷۵عابد۵۶۴۸)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، حامدًا ومصليًا ومسلمًا، الجواب وبالله التوفيق والعصمة: آپ نے شیئرز سے متعلق جن امور کی رعایت کی بات لکھی ہے، ان میں سے کچھ امور کا شرط ہونا یانہ ہونا اگرچہ بعض اہل علم کے نزدیک زیر غور ہے؛ لیکن احتیاط بہر حال اس میں ہے کہ ان کی بھی رعایت کرلی جائے؛ لہذا اگر واقعتاً آپ ان تمام امور کی رعایت کرتے ہوئے شیئرمارکیٹ میں کام کرتے ہیں تو شرعاً آپ کا کام درست اور صحیح ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ ... غفرلہ
دارالافتاء دارالعلوم دیوبند
۲۵/۵/۱۴۴۵ھ = ۱۰/۱۲/۲۰۲۳ء

الجواب صحیح
محمود حسن غفرلہ
بلند شہری



ALHAMDULILLAH!!

CONGRATULATIONS TO THE TEAM ON ACHIEVING REMARKABLE SUCCESS!

OUR DEDICATION AND HARD WORK HAVE YIELDED EXCELLENT RESULTS.

WE'RE THRILLED TO ANNOUNCE THAT THE ISLAMICSTOCK APPLICATION GOT CERTIFIED(FATAWA) BY DARUL ULOOM DEOBAND, CONFIRMING ITS AUTHENTICITY.

IslamicStock

VERIFIED AND CONFIRMED THE PROCESS OF SCREENING THE SHARIA STATUS OF STOCKS AND IT IS ACCEPTABLE BY DARUL IFTA – DEOBAND.

ICP Web
Jan 26, 2021 · 1 min read

Cryptocurrency

Question:

Is dealing (buying/selling) with cryptocurrency halal?

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيْم

In the name of Allah, the Most Gracious, the Most Merciful

Answer:

Regarding the Islamic legal ruling of cryptocurrency, the Darul Ifta of Darul Uloom Deoband issued a comprehensive fatwa. The crux of the fatwa is as follows: "In summary, Bitcoin, or any other digital currency, is merely a presumed currency, and it is not an actual currency. Additionally, the foundational qualities of a real currency cannot be found in any digital currency. Furthermore, there exist elements of gambling and interest in digital currency trading. Thus, it is **impermissible to trade via Bitcoin or any other digital currency.** In the like manner, to trade using Bitcoin or any other digital currency, just as Forex Trading, it is prohibited; thus, one should abstain from this trade." (Bitcoin ki Haqiqat aur uska Shari Hukm with reference to the fatwa of Darul Uloom Deoband: p. 38 [Ethical Business Consultants]). That being said, you should avoid executing any transactions that involve cryptocurrency.

Only Allah knows best
Written by Maulana Mohammad Ahsan Osmani
Checked and approved by Mufti Mohammed Tosir Miah
Darul Ifta Birmingham

Is Crypto Haram or Halal? Reasons & Opinion of Islamic Scholars

Cryptocurrency and Islam

Cryptocurrency, particularly Bitcoin, has been gaining popularity in the world of finance and investment. However, for Muslims, there is a concern about its compliance with Islamic principles. The question remains: Is crypto haram or halal? There are many Muslims around the world who are interested in knowing the true fatwa on cryptocurrency, especially the Bitcoin halal fatwa, so they can consider using it. Cryptocurrency and

comparative digital forms of money satisfy the monetary jobs of cash – going about as a medium of trade, a unit of record, and a store of significant worth – and trying to gain the status of “standard cash”. Before we dive into if is cryptocurrency is halal or haram, let’s first understand what it is.

Is Cryptocurrency Haram or Halal? Insights ...

What is Cryptocurrency?

Cryptocurrency is an innovative form of digital asset that operates on a technology called blockchain. A blockchain is a decentralized technology spread across multiple computers (nodes) that manages and records transactions. Part of the appeal of this technology is its security. The core idea behind cryptocurrencies is to provide a setup where any two involved parties can transact directly with each other without the need for a trusted third party, like a bank or government.

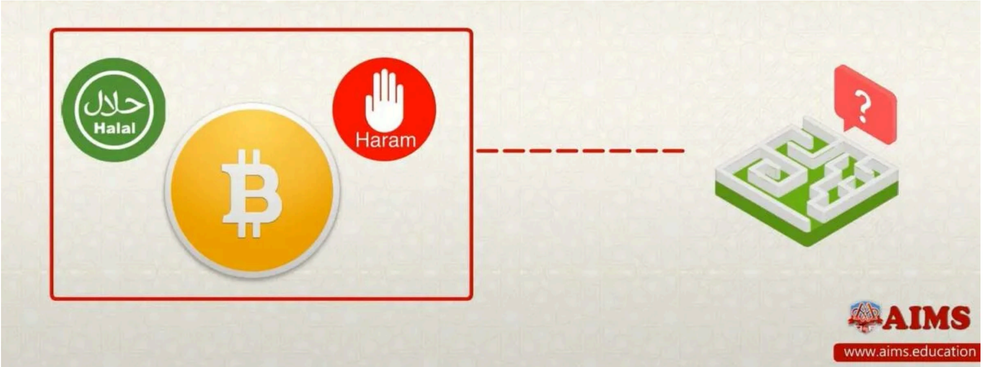
How Does Cryptocurrency Work?

In cryptocurrency setup, transactions are managed by a network of computers worldwide, each transaction is stored in a 'block' and these blocks form a 'chain', hence the term 'blockchain'. This cryptographic chain of blocks is almost impossible to alter, providing a level of security for the transaction.

Cryptocurrency as Money in Islam

Islamic Shariah perceives standard cash as being anything that adds money-related status through wide acknowledgment in the public eye or by government command. In Germany, digital currency is perceived as lawful cash and, in this manner, qualifies as cash in Germany. In nations, for example, the US, a cryptocurrency needs official lawful financial status yet is acknowledged for installment by an assortment of traders, and along these lines qualifies as standard cash.

- Shariah
- Riba
- Islamic Economics
- History of Islamic Banking and Finance
- What is Islamic Banking
- Difference between Islamic Banking and Conventional Banking
- Islamic Banking Products: Types of Islamic Financial Instruments
- Murabahah
- Ijarah
- Mudarabah
- Wakala
- Diminishing Musharakah:



Is Crypto Haram or Halal? 7 Key Concerns

Several reasons point to the potential prohibition of crypto trading in Islam:

1. Element of Gharar

Firstly, the element of uncertainty or "Gharar," is particularly prevalent in cryptocurrency trading. Cryptocurrencies are infamous for their volatility, and the unpredictable nature of their value is akin to maysir or gambling, which is explicitly forbidden in Islam.

2. Anatomy of Transactions

Secondly, the anonymity of transactions in the crypto world raises serious ethical issues. It can potentially facilitate illegal activities such as money laundering or financing for illicit purposes, which are indisputably haram.

3. Involvement of Riba

Defintion, Types, Agreement, & Examples

- Salam
- Takaful
- Islamic Accounting
- Risk Management in Islamic Banking & Finance – 4 Types & 15 Principles
- Glossary of Islamic Banking and Finance Terms

Resources

- Islamic Banking and Finance Notes
- Islamic Finance Blog
- Islamic Finance Advisory
- Compare Islamic Finance Programs

Thirdly, the concept of "Riba," or usury, might be at play in certain crypto transactions. Some cryptocurrencies yield interest or profits over time, akin to traditional banking practices, which are forbidden in Islam.

4. Non-Tangible Nature

The non-tangible nature of cryptocurrencies may contradict the Islamic finance principles of having a physical commodity or asset underlying financial transactions. This lack of physicality raises questions about the intrinsic value of cryptocurrencies and their validity as a medium of exchange in Islamic finance.

5. High Risk Investment

Adding to the concerns, cryptocurrency's status as a high-risk investment is a significant point of contention. In Islam, financial practices that involve excessive risk or speculative behavior are generally discouraged, and the drastic fluctuations in the values of cryptocurrencies may fall into this category.

6. Crypto Isn't Money

Another point to consider is that cryptocurrency isn't classified as money in the traditional sense. Unlike conventional currencies, cryptocurrencies are not issued or regulated by any central authority. This brings up the question of whether cryptocurrencies align with the Islamic understanding of a legitimate currency, which ideally should be widely accepted, stable, and backed by the trust of its users.

7. Unregulated Nature

Lastly, the unregulated nature of cryptocurrencies poses a significant challenge. Without regulation or oversight from financial authorities, the crypto market is subject to potential manipulation and fraudulent financial practices, both of which are in direct contravention of the principles of fairness and integrity emphasized in Islamic finance. This lack of control and accountability further complicates the classification of cryptocurrency as halal or haram.



Is Cryptocurrency Halal or Haram? Fatwa of Scholars

The Islamic Canonical Law, prominently known as Sharia depends on the lessons of the Quran and denies certain exercises, for example, acknowledgment of particular premium which is viewed as usury (Riba) or interests in organizations which are in opposition to Islamic acknowledgment for instance liquor. Late enthusiasm for Islamic managing an account has ascended with even the International Monetary Fund's official board holding the first since forever dialog on Islamic Banking.



Cryptocurrencies and Shariah Compliance

Even though premium, venture, and theory in Bitcoin and digital money have kept on soaring upward, there is developing disarray among Muslims – who make up almost a fourth of the total populace – concerning whether Bitcoin and cryptographic forms of money conform to Shariah law. Shariah law is an arrangement of tenets pursued by Muslims as per the rules of the Quran and lessons of the Prophet Muhammad, peace arrives.

The Islamic fund segment, which offers money-related items to Muslim people and Islamic foundations, sticks to Shariah law. The same is the case of Islamic or halal mortgages – a clear comprehension of digital money and blockchain keeps on developing in significance as experts progressively perceive that blockchain will change each zone of the worldwide budgetary framework similarly the web changed media and distribution.

Is Crypto Halal or Haram? Final Remarks:

According to most Islamic jurists, crypto halal or crypto haram concepts are not going to be resolved easily. Some rules consider

crypto halal while others consider the crypto haram. However, the **MAJORITY OF SCHOLARS ARE SURE THAT TRADING IN CRYPTO IS HARAM** BECAUSE:

1. It has no value in and of itself.
2. Neither any economic strength gives it value nor it returns an origin of some sort.
3. It has not been adopted by any legitimate government entity.
4. Its value is only based on the fluctuation of the market.
5. They are used for gambling and other such tasks that are considered haram in Muslim Law.

Muslims need to educate themselves, seek guidance from knowledgeable sources, and shouldn't engage in any form of cryptocurrency trading or investment. Ultimately, it is a responsibility of a Muslim to ensure that one's actions align with the teachings of Islam. At the end of the day, **our intention should always be to please Allah (SWT) and follow His guidance in all matters**.

AIMS

Academy for International Modern Studies (AIMS)
21-22 Wenlock Road,
London N1 7GU
United Kingdom

WhatsApp +44 (0)75 3322 1302

April 5, 2024 | Special Dispatch No. 11255

Citing Fatwas, Article In Urdu-Language Daily Urges Muslims To Avoid Cryptocurrencies: 'It Is Not Legitimate To Buy And Sell Or Arrange Business In The Current Form Of Cryptocurrency'

In a recent article in an Urdu-language daily, Pakistani scholar Dr. Mubashir Husain Rehmani examined several fatwas issued from the leading madrassas in Pakistan and India, saying that shari'a forbids the sale and purchase of cryptocurrencies.

In the article, "The Opinion Of Learned Muftis And Established Dar-ul-Iftas Regarding Cryptocurrency," Dr. Rehmani cited fatwas from Darul Uloom Deoband of India and the Jamia Darul Uloom of Karachi, Pakistan, and urged Muslim youths to refrain from cryptocurrencies.



Following are translated excerpts from the article:[1]

"At The Jamia Darul Uloom Of Karachi, A Fatwa Under The Signature Of Mufti Muhammad Taqi Usmani Has Been Released In Which Cryptocurrency Is Declared Illegitimate In Very Clear Terms"

"In Islamic countries generally, and especially in Pakistan, supporters of cryptocurrencies are, with abandon, affecting the minds of youths and are teaching them that they should invest in cryptocurrencies and earn money

sitting at home.

"In this context, they are presenting the trading of cryptocurrencies as a skill. Some people from among them are, by obtaining the sponsorship of cryptocurrencies, growing and propagating cryptocurrency products and services on social media.

"With a heavy heart, we appeal to youths that they should not be caught in the words of such people and refrain from investing in products and services connected with cryptocurrencies and think over their Hereafter instead of worldly losses.

"Regarding cryptocurrencies, most scholars of knowledge and some muftis [those who deliver fatwas or Islamic religious decrees] of Islamic countries, including the Pakistan-India subcontinent, have delivered a clear position and the majority of Ulema [religious scholars] consider cryptocurrencies illegitimate.

"Recently, at the Jamia Darul Uloom of Karachi, a fatwa [religious decree] under the signature of [prominent Islamic religious scholar] Mufti Muhammad Taqi Usmani has been released in which cryptocurrency has been declared illegitimate in very clear terms.



پٹوکرنسی سے متعلق جید مفتیانِ کرام اور مستند دارالافتاء کی آراء

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی

اسلامی ممالک میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص کرپٹوکرنسی کے حامی حضرات بڑے شد و مد سے نوجوانوں کے ذہنوں کو متاثر کر رہے ہیں اور ان کو ترغیب دے رہے ہیں کہ وہ کرپٹوکرنسی میں سرمایہ کاری کر کے گھر بیٹھے پیسے کمائیں۔ اس تناظر میں وہ کرپٹوکرنسی کی ٹریڈنگ کو بطور ہنر ''اسکل'' پیش کر رہے ہیں۔ انہی میں سے کچھ افراد کرپٹو کرنسی کمپنیوں و ایکسچینج کی سپانسر شپ حاصل کر کے سوشل میڈیا پر کرپٹوکرنسی سے جڑی پروڈکٹس و سروسز کی خوب ترویج و اشاعت کر رہے ہیں۔ ہم نہایت دردِ دل سے نوجوانوں سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ ایسے لوگوں کی باتوں میں ہرگز نہ آئیں اور دنیاوی نقصان سے زیادہ اپنی آخرت کی فکر کرتے ہوئے کرپٹوکرنسی سے جڑی کسی بھی پروڈکٹ اور سروس میں سرمایہ کاری سے اجتناب کریں۔ کرپٹوکرنسی کے حوالے سے بیشتر اہلِ علم اور برصغیر پاک و ہند بشمول دیگر اسلامی ممالک کے جید مفتیانِ کرام اور مستند دارالافتاء کا بہت ہی واضح موقف ہے اور جمہور علمائے کرام کرپٹوکرنسی کو ناجائز بتلاتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں جامعہ دارالعلوم کراچی سے حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کے دستخط کے ساتھ فتویٰ جاری ہوا ہے جس میں بہت ہی واضح الفاظ میں کرپٹوکرنسی کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

"'According to experts of Tether, USDT, it is fundamentally an entry in a ledger of fake numbers. Only exchange of transaction, sale, and purchase occurs in it and there is no mobi' [goods for sale and purchase] in it. And this entire system has been created to in effect strengthen the cryptocurrency system and the real reason is to promote the business of Bitcoin and other cryptocurrencies.

"'In reality, the computer code of Bitcoin has been taken and its name changed, creating the impression that this cryptocurrency is a new type, in other words Tether, the USDT coin, and the American dollar has been set against every unit (this claim is incorrect according to researchers); in reality, the Bitcoin code is running behind Tether USDT.

"'According to several contemporary Islamic religious scholars, it is not legitimate to buy and sell or arrange business in the current form of cryptocurrency, and its usage is taking place in betting markets. Therefore, in such a situation, the sale and purchase of cryptocurrency or transfer of funds through it cannot be advised.'"

Darul Uloom Deoband Fatwa: "It Is A Form Of Betting And Usury Like Forex Trading... Any Business Running On The Internet In The Form Of Buying And Selling Cryptocurrency... Not Legitimate And Permissible According To Shari'a"

"The text of the fatwa regarding cryptocurrency issued by Darul Uloom Deoband, the mother of madrassas, is presented: 'Whether you call cryptocurrency (Bitcoin, etc.) digital currency or a digital trading thing, it is in reality a fake thing and, like an elephant's teeth, its title is for show.

"'In the light of definition by muftis, Bitcoin or any other cryptocurrency are not goods according to shari'a, neither are its price. Especially, in this business, there is no goods, nor are there [shari'a-based] conditions for agreement.

"'In reality, it is a form of betting and usury, like forex trading. Therefore, any business running on the internet in the form of buying and selling cryptocurrency (Bitcoin or any other digital currency) is not legitimate and permissible according to shari'a. Therefore, it will be illegitimate for any Muslim to invest money in this business according to shari'a' – Reference: Darul Ifta, Darul Uloom Deoband, Answer No. 158329)."

Fatwa By Jamia Darul Uloom Islamia, Binori Town, Karachi: "Bitcoin Is Simply A Fake Currency; The Basic Characteristics And Conditions Of Real Currency Are Not At All Present In It; Therefore, At Present The Business That Is Running On The Internet In The Sale And Purchase Of Coin Or Digital Currency Is Not Halal And Legitimate And Is Simply A Deception"

"Jamia Darul Uloom Islamia, Allama Muhammad Yousuf Binori Town [of Karachi], says about cryptocurrency (Fatwa No. 144406101332)...

"'It is clear that digital currency, cryptocurrency, or Bitcoin has no material existence and is a fake and mathematical thing. Therefore, investment and sale and purchase through it in Pakistan or outside Pakistan is not legitimate.'

"'Bitcoin is simply a fake currency. The basic characteristics and conditions of real currency are not at all present in it. Therefore, at present the business that is running on the internet in the sale and purchase of coin or digital currency is not halal and legitimate and is simply a deception. There is no material substance in it in reality. And there is no passion involved in it and only some numbers arrive in the account. And like forex trading this is a form of usury and betting. Therefore, it is not legitimate to involve in purchase and sale or invest in Bitcoin or any other digital currency' – Reference: 92/2 Baitul Ammar, Karachi).

"Similarly, there is a long list of madrassas and Darul Iftas that consider cryptocurrency illegitimate, namely: Darul Waqf Deoband, Jamia Khairul Madaris of Multan, Jamia Khulafa-e-Rashideen in Maripur of Karachi, etc. In short, there is a clear position of learned muftis and established Darul Iftas regarding cryptocurrency. Therefore, we respectfully appeal to the people and the youths to refrain from cryptocurrency."

[1] Roznama Islam (Pakistan), March 22, 2024.